[illegible]

[illegible]

نور افشاں

[illegible]

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ [illegible] نومبر [illegible]	نمبر [illegible]

مسدس بہشت

[illegible]

[illegible]

میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں۔ اس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک میں اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں ایوب ۴۲: ۵، ۶

مثنوی صبر ایوب

(منظومہ جناب کیپٹن خواجہ صاحب مت سکینہ گجراتی)

عورت سے نکلتا ہے جو انسان
ہے رنج میں چند روزہ مہمان

اے کاش تو مجھ کو قبر میں لے
جب تک نہ غضب کو صبر میں لے

گلچین فنا کب اس کو چھوڑے
سایہ کی طرح دن اس کا ڈھل جائے
کیا ایسے پہ آنکھ کھولتا ہے
ناپاک سے پاک جو نکالے
دن سال مہینے اس کے گنتے
ولیت شکستگی نہ پائے
منہ کو اس سے تو پھیر تاکہ ستائے
کہتے ہیں درخت میں بھی ہے عجیب
کملائے تنہ جڑیں بھی سڑ جائیں
لیکن جیسے آدمی نہ مرکے
تالاب کا پانی جیسے گھٹ جائے
ایسے ہی نہ اٹھے گرکے انسان
ٹل جائیں یہ آسمان جب گئیں

یہ پھول سا پھوٹے اور وہ توڑے
سرے وہ بے پاؤں ہی نکل جائے
اور جھک میں تو بولتا ہے
در اس کے لوں ہاتھ وہ ملائے
ہونگے نہ تو جانتا ہے بیٹے
محدود ہے پار کیسے پائے
مزدور خوشی سے مزہ پا جائے
بیٹے سرکو ہے اس کے امید
پھر بھی نئی ڈالیاں نکل آئیں
مر ہے وہ کہاں تلاش کرکے
اور سوکھ کے یہ ندی سٹ جائے
آتا نہیں آہ پھر کے انسان
یہ سوئے ہوئے گر نہ جاگیں

میرے لئے خاص وقت ٹھہرائے
جب تک نہ بحال ہوں کھونگا
طالب ہوں مجھے طلب کریگا
پہچان کے اپنے ہاتھ کا کام
کرتا ہے مری قدم شمار ہی
ہیں مہر بہ گناہ میرے
جیسے گرے پہاڑ اُجڑ کے
پانی گھس ڈالے جیسے پتھر
ایسے ہی امید آدمی کی
اس کے چہرہ کا رخ بدل جائے
بیٹوں کی ترقی وہ سمجھا نے
جب درد میں گوشت مبتلا ہے
ایوب کی دیکھیں طرز گفتار

بے وقت نہ کال مجھ کو آجائے
اس وقت کا منتظر رہونگا
گریاں ہوں وہ خندہ لب کریگا
ہوگا متوجہ صبح یا شام
کرتے ہیں یہ بھول چوک جاری
رکھے سی کر گناہ میرے
اپنی جا سے چٹان سرکے
سے جاتی ہے بڑھ سب بہا کر
رکھتا ہے دبا کے اس کے جی کی
خارج کرے دخل سے نکل جائے
یا خوار ہوں یہ بھی وہ نہ جانے
غم کی یہی جان پر بلا ہے
تب تمنی نے کی ادا یہ تکرار

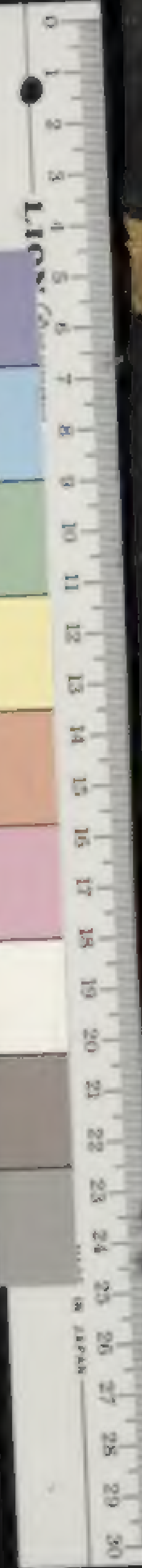
الیفز تیمنی کی دوبارہ گفتار

یہ بار ہوائی باتیں کرنا
عاقل نہ کریگے کلام ایسے
تو خوف کو دور کرتا ہے کنارے
گو کرے تو زباں ہلا سکے
خاطی تجھے تیرا منہ بتائے
کیا مرد تو ہی بنا ہے پہلے
کیا راز خدا کا تو نے پایا
دانش ہیں جو تو نے وہ ہی ہم میں
بڑھے جو ہیں آپ سے زیادہ
سن اس کی تسلی بخش آواز

ہے شرقی ہوا سے پیٹ بھرنا
بیہودہ ہیں کل کلام ایسے
تیکیں ہے دعاؤں کے سہارے
منہ تیرا خطا تیری بتائے
دو لب کے گواہ دو بلائے
کہسار سے بنا ہے پہلے
حکمت کو بھی کیا تو ہی لے آیا
کیا فہم ہیں تجھ سے کچھ بھی کم ہیں
ہیں آپ کے باپ سے زیادہ
تو کرنے حقارت اور آہ باز

وہ میٹھا کلام اور ملایم
کھینچ لے جاتیں دل کہاں ہیں
کس شے پہ ہیں پتلیاں لپکتیں
کیوں روح خدا کے ہو مقابل
جب وہ نہ ہو تو منہ نہ تو کھول
انسان یہ ہو سکیگا کیا پاک
جب قدسیوں پر نہ اعتبار آئے
تب آدمی کیا ہے یوں جئے جو
اب سن میری میں بیاں کرونگا
یہ اہل خرد کے تھے اشارے

سختی سے رکو اپنے دل میں قائم
یہ وارتیں کیوں جہاں نہاں ہیں
کس چیز سے آنکھیں ہیں جھپکتیں
جب ہو نہ مقابلہ کے قابل
وہ بولتا ہے تو تول کر بول
پیدا جو ہوں عورتوں سے ناپاک
ناپاک وہ آسمان کو ٹھہرائے
پانی کی طرح بدی پئے جو
جو مخفی ہے سب عیاں کرونگا
دیا جو میں روبرو ہمارے



نور افشان

مطبوعہ ۲۵ نومبر ۱۹۲۶ء

گاؤکشی

ہندو مسلم باہمی کشمکش اور عناد و فساد کے جتنے اسباب ہیں ان میں سے ایک سبب گاؤکشی بھی ضرور ہے۔ ہندو گائے کو مفید اور مقدس جانور مان کر اس کی حفاظت منظور کرتے ہیں لیکن مسلمان اسے مفید جانور مانتے ہوئے اُسکی قدسیت کے منکر ہیں اور دودھ دہی اور گھی وغیرہ کے فوائد پر گوشت خوری کے فائدہ کا اضافہ کرنے میں مُصر ہیں۔

ہمارے نزدیک ہر دو فریق اپنے اپنے مذہب کے لحاظ سے کسی حد تک درستی پر ہیں۔ کیونکہ ہندو اپنے دھرم کی حدود میں گائے کی حفاظت اور اسکی تعظیم و تکریم پر مجبور ہے اور حتی المقدور ذبح ہوتے دیکھ نہیں سکتا لیکن مسلمان اگرچہ گائے کو نہایت مفید اور کار آمد جانور مانتا ہے تو بھی اس کے مذہب میں کوئی امر گاؤ خوری سے مانع نہیں۔ ہر چند وہ گائے کا گوشت کھانے پر مجبور نہیں لیکن جواز موجود ہے اور وہ خود مختار ہے چاہے کھائے چاہے نہ کھائے۔ اگر اسکو اپنے ہندو بھائیوں کی خاطر ملحوظ ہو تو بآسانی اپنے دین و مذہب کی خلاف ورزی کئے بغیر گاؤ خوری سے دست بردار ہو سکتا ہے مگر بدقسمتی سے آجکل ہندو مسلم دونوں ایک دوسرے کے درپئے آزار ہیں اور باہمی مدارات و پاس خاطر بالکل مفقود ہے۔ اب تو ہندو مسلم باہمی محبت و خیر خواہی خدا ہی کے بحال کرنے سے بحال ہو سکتی ہے ورنہ مخاصمت بہت دور تک پہنچ چکی ہے۔

ان حالات میں مسیحیوں کو کیا کرنا چاہئے؟ خاص کر گاؤکشی کے بارہ میں مسیحی کیا کریں؟ ان کی روش کیا ہو؟ مسلمان تو اپنے دین اور اپنی شریعت کی حدود کے اندر اندر گاؤکشی کرتے ہیں لیکن مسیحیوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ اگر ان کے کھانے پینے سے کسی کو ٹھوکر لگے تو مناسب ہے کہ جس چیز کے کھانے سے دوسرے کو ٹھوکر لگتی ہے اسے نہ کھائیں۔

مسیحی ناظرین اور نامہ نگار اس مضمون پر توجہ فرمائیں اور اپنے خیالات کو فائدہ عام کی غرض سے شائع کرنے کے لئے تحریر فرمائیں۔

مسٹر کیدار ناتھ منت صاحب کانپوری نے اس مضمون پر مختصر سا کچھ تحریر فرمایا ہے۔ جو لفظ بلفظ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"اگلے زمانہ میں شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر نے دور اندیشی کر کے گاؤکشی کو جرم قرار دیا اور اس طرح ہم ہندو مسلم رعایا میں ایک اتحاد پیدا ہو گیا۔ ہمارے بھائیوں نے شہنشاہ موصوف اور ان کے شاہزادہ نورالدین جہانگیر سے تا پشت ہا قائم رکھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ حسب دستور قدیم دودھ گھی وغیرہ افراط سے پیدا ہو کر بہت ہی ارزاں ہو گئے۔ بعد شہنشاہ شہاب الدین شاہجہاں تک۔ مگر چھٹے مغل شہنشاہ اورنگ زیب کے عہد میں پھر وہی اتفاق یعنی گاؤکشی شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ ہر گاہ [illegible] نہایت [illegible] کہ ہر ادنے سے ادنے بھی گاؤکشی کا دم بھرنے لگا۔

ہم نے بائبل مقدس سے یہ سیکھا ہے کہ جب خداوند یہوواہ نے حضرت اسحٰق کو حضرت ابراہیم کے ہاتھوں سے ذبح ہونے سے بچایا تو اس کے عوض دُنبہ بھیج دیا کہ کوئی دکھ نہ پائے۔ آخر خداوند مسیح نے صلیب پر اپنی جان قربان کر کے اس دنبہ کی نسل کو ذبح ہونے سے بچایا۔ مسیحیت میں اب کوئی جانور قربانی کے بہانہ سے ذبح نہیں ہو سکتا۔ یہ آپ کی خدائی رحمت ہے جس سے بے زبان جانور بھی محروم نہیں رہے۔ بسا اوقات مسلمان ہم سے یہ کہتے ہیں کہ آپ پہلے انگریزوں امریکنوں اور ہندوستانی مسیحیوں کو گاؤخوری سے روکیں جو ہم سے کہیں زیادہ۔ اگر ہم مسلمانوں نے گاؤکشی اور گاؤخوری ترک بھی کر دی تو انگریزوں اور دیسی عیسائیوں کو کون روک سکتا ہے۔

لیکن اے خداوند ہم نے بائبل میں کہیں یہ بھی پڑھا ہے کہ مقدس پولوس رسول فرماتے ہیں کہ اگر میرے کھانے سے کسی بھائی کو ٹھوکر لگے تو میں ابد تک کبھی گوشت نہ کھاؤں گا۔

پس ہماری دست بستہ اور بزانوئی شکستہ درخواست یہ ہے کہ اپنی روح القدس کے ذریعہ سے اپنے تمام شاگردوں کے دلوں میں خواہ وہ دیسی ہوں خواہ ولایتی گائے کے گوشت سے اور اس کے قتل سے نفرت پیدا کر دے۔

ہم تیرے ہی مقدس نام کو اپنا وکیل ٹھہراتے ہیں"

کیدار ناتھ منت

بریلی کالج میں ہڑتال

بریلی ۱۵ نومبر۔ ایک نامہ نگار اطلاع دیتے ہیں کہ بریلی کالج کے طلباء نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ کوئی طالب علم کالج میں نہیں جاتا۔ ہڑتال کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ پرنسپل صاحب نے ایک رائے کو تعلیم کے ساتھ [illegible] کرنے کے جرم کی پاداش میں [illegible] کی سزا دی۔ طلباء کو پرنسپل کے خلاف عام شکایت یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو کمتر درجہ کا انسان سمجھتے ہیں اور ان میں قومیت کا تعصب ضرور ہے۔ حکام کالج کمیٹی کے ممبران کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

دنیا کے دو مشہور ترین پہلوانوں کی کشتی

اطلاع ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال بسنت پنچمی کے موقعہ پر [illegible] امریکہ کے مشہور پہلوان زبسکو کی کشتی

کرلی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ مہاراجہ نے اس غرض سے رابندر ہندوستان آنے کی دعوت دی ہے۔

چین میں شدید قحط

پیکن ۱۸ نومبر شانٹنگ اور جنوبی چلی کے صوبہ جات میں قلت باراں ٹڈی دل اور لٹیروں کی وجہ سے سخت قحط پڑا ہوا ہے۔ صرف صوبہ شانٹنگ میں نوے لاکھ نفوس اس مصیبت میں مبتلا ہیں۔

انسداد قتل میں حیدرآبادی منصبدار کی گرفتاری

سکندرآباد ۱۸ نومبر۔ حیدرآباد کی پولیس نے ایک منصبدار اور ریاستی وظیفہ خوار آغا کو اپنی ۱۴ سالہ بیوی کو مار کر ہلاک کر دینے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نے حال ہی میں مرحومہ سے شادی کی تھی اور وہ اس سے نہایت برا سلوک کرتا تھا۔ جب مرحومہ زخموں کی وجہ سے ہلاک ہو گئی تو اس نے یہ ہوائی اڑائی کہ مرحومہ طاعون سے فوت ہو گئی ہے اور مرحومہ کی نعش کو دفن کر دیا۔ اسی محلہ میں ایک پولیس کانسٹیبل بھی رہتا ہے۔ جب لڑکی پٹ رہی تھی تو اس نے اس کی دردناک چیخیں سنی تھیں اور اس نے اپنے اعلیٰ افسر سے اس معاملہ کی رپورٹ کر دی جس نے فوراً اس معاملہ میں کاروائی کی۔

کلکتہ میں موٹروں و ٹانگوں سے ہلاکت

کلکتہ ۱۸ نومبر۔ ماہ اکتوبر تک ۹ مہینوں میں کلکتہ میں آمدورفت کے باعث ۱۳۰ اشخاص ہلاک اور ایک ہزار پانسو تین مجروح ہوئے یعنی ہر ماہ اوسطاً ۱۴ ہلاک اور ۱۶۷ مجروح ہوئے۔ سب سے زیادہ اموات اپریل میں واقع ہوئیں جبکہ ۲۰ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ سب سے کم تعداد اموات ماہ جولائی کی ہے جبکہ صرف ۸ اشخاص ہلاک ہوئے اور ۱۲۸ مجروح ہوئے اور جون میں ۱۹۴ کی تعداد سب سے زیادہ اور سب سے کم مجروحین کی ہے۔ اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ ۹ مہینوں میں ٹرام کاروں کے باعث ۱۹ اشخاص ہلاک اور ۱۳۱ مجروح ہوئے۔ دیگر موٹر گاڑیوں سے ۹۰ اشخاص ہلاک اور ۳۲ مجروح ہوئے۔ تانگوں ٹمٹموں سے ۹ اشخاص ہلاک اور ۲۰۹ مجروح ہوئے۔

ملتان جیل میں قتل

ملتان ۱۸ نومبر۔ گذشتہ چند روز کے دوران میں مرکزی جیل ملتان میں سخت ہولناک واقعات رونما ہوئے ہیں۔ ایک سکھ اور ایک طبیب کی ناک کٹنے کے علاوہ ۱۶ نومبر کو ایک سکھ قیدی بیان کیا جاتا ہے کہ درد انگیز طور پر قتل کر دیا گیا۔ خبر پہنچنے پر پولیس موقعہ واردات پر پہنچی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بھی تحقیقات کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں ۹ قیدیوں کا چالان کیا گیا ہے۔ ان واقعات سے شہر میں ہیجان برپا ہے اور شہر بھر میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔

لنکا کی نغمہ سنج مچھلیاں

جزیرہ لنکا کے مشرقی ساحل پر مقام بٹی کلوا کے قریب ایک جھیل ہے جو اپنی نغمہ سنج اور موسیقار مچھلیوں کے لئے خاص طور پر مشہور ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سطح آب پر جو نغمہ سننے میں آتا ہے وہ ان مچھلیوں کے اپنے کھپڑے کھولنے اور بند کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ (ریاست)

سلطان ابن سعود کا تازہ فرمان

یروشلم سے ۱۳ نومبر کا تار مظہر ہے کہ مکہ معظمہ کے ایک پیام سے معلوم ہوا ہے کہ جلالۃ الملک عبد العزیز بن سعود نے مجلس امر بالمعروف کے ذریعہ اس حکم کو بھی نافذ کرانے کا حکم دیا ہے کہ لوگ داڑھیاں منڈوانا اور ترشوانا اور سر کے انگریزی فیشن کے بال رکھوانا چھوڑ دیں اور ہر مقابلہ میں یورپی اوضاع و اطوار سے بچیں۔ اس حکم میں مردوں کے لئے طلائی زیور (انگشتری سونے کے بٹن، انگوٹھیاں) اور ریشمی لباس کا پہننا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

شاہی کمیشن کی آمد ہندوستان میں

اخبارات کے مطالعہ سے واضح ہو رہا ہے کہ حالات حاضرہ کی تحقیقات کے لئے انگلستان سے ایک وفد آ رہا ہے جس میں چند انگریز مقرر ہیں وہ اپنی تحقیقات کر کے واپس انگلستان جا کر ملک معظم اور پارلیمنٹ سے ذکر کریں گے۔ اگر ممکن ہوا تو پھر واپس تشریف بھی لا سکتے ہیں۔ مگر اس وفد میں بعض ہندی اہل الرائے (جن کی ذات تعصب اور فرقہ وارانہ عناد سے پاک ہے) ہوتے تو اچھا تھا۔ مگر گورنمنٹ نے بوجوہ چند صرف انگریزوں ہی کا کمیشن مقرر کرنا مناسب سمجھا ہے

رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

(اہل سنت والجماعت)

دو لاریوں کی ہولناک ٹکر

گورداسپور ۱۹ نومبر۔ دو لاریاں جو ایک ہی سمت کو جا رہی تھیں آپس میں ٹکرا گئیں اور ایک بالکل تباہ ہو گئی مجموعی طور پر ۱۲ اشخاص مجروح ہوئے ہیں اور ان کو ہسپتال پہنچایا گیا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ ان میں سے دو کی حالت نازک ہے (ریاست)

فساد ناگپور کا مقدمہ

ناگپور ۲۲ نومبر۔ ایک مسلمان مسمی نور خاں کا اس الزام میں چالان کیا گیا ہے کہ اس نے گذشتہ ہندو مسلم فساد ناگپور کے دوران میں تین ہندوؤں کو بندوق چلا کر قتل کر دیا۔ استغاثہ کا بیان ہے کہ اس مطلب کی ایک افواہ مشہور ہو گئی کہ بنگالی پنجہ کے مسلمانوں نے ایک ہندو عورت کو نیند رکھا ہے اور اسے



پریشان کر رہے ہیں۔ اس پر ہندو جمع ہو گئے اور محل وار دات کی طرف روانہ ہوئے۔ بنگال پنجر کے مسلمان لاٹھیوں، نیزوں اور بندوقوں سے مسلح ہو کر ایک مسجد میں اکٹھے ہو گئے اور ہندوؤں پر گولیاں برسانے لگے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نے بندوق چلا کر تین ہندوؤں کو ہلاک اور ۲۰ کو زخمی کر دیا۔ ملزم کے قبضہ سے بندوق برآمد ہوئی اور اسلحہ اور ہتھیار مسجد سے برآمد ہوئے۔ مقدمہ جاری ہو

تیج کے ڈائرکٹر کی گرفتاری اور ضمانت پر رہائی

جدید دہلی ۲۲ نومبر۔ شہر دہلی کے ایک قصاب کی شکایت پر مسٹر دیش بندھو گپتا ڈائرکٹر اور شوروانی ایڈیٹر روزانہ تیج سے تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۰ کے ماتحت قصاب قوم کے متعلق ایک مضمون شائع کرنے کے الزام میں وارنٹوں کی تعمیل کرائی گئی۔ ۱۵ دسمبر و ملزموں کو پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت پر رہا کیا گیا۔ مقدمہ کی سماعت ۲ دسمبر کو ہو گی۔

سرحد کے جلاوطن ہندو

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ پشاور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بے شمار ہندو جنہیں سرحدی قبائل نے گھروں سے جلاوطن کر دیا تھا اس یقین پر کہ ان کے ساتھ بہتر سلوک روا رکھا جائیگا اپنے اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہیں۔ جو ہندو کہ پشاور میں عارضی طور پر مقیم تھے وہ سب کے سب واپس چلے گئے۔

شاہی کمیشن اور پنڈت موتی لال نہرو

لندن ۲۰ نومبر۔ پنڈت موتی لال نہرو نے رائٹر کے نمائندہ سے ملاقات کی جس کے دوران میں آپ نے شاہی کمیشن کی موجودہ ہیئت ترکیبی کے خلاف سخت بیزاری کا اظہار کیا اور فرمایا۔ میں غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں

کہ غالباً حکومت کی موجودہ کارروائی سے ہندوستانیوں کی اس جماعت کو تقویت پہنچیگی جو مکمل آزادی کے لئے جد و جہد کر رہی ہے حکومت کی اس آخری کارروائی سے ہماری اہانت ہوئی ہے۔ مجھے خوف ہے کہ جو لوگ سلطنت برطانیہ کے اندر ذمہ دار حکومت حاصل کرنے کے خواہاں ہیں اُن کی اکثریت قائم نہ رہ سکیگی جو یقیناً انہیں آجکل حاصل ہے۔ میں اس امر کو معاملہ کا اہم ترین پہلو خیال کرتا ہوں۔

پشاور میں ایک ہندو کا قتل

لاہور ۲۲ نومبر۔ پشاور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۲۰ نومبر کو بازار قصہ خوانی میں ایک ہندو کے قتل کی واردات ہوئی ہے۔ متوفی کا نام ہری رام تھا اور وہ پنڈت مول چند دکمل کا منشی تھا۔ کسی شخص نے تیز دھار دار آلہ سے اُسے زخمی کیا۔ ہری رام کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا جہاں پہنچتے ہی اس کا انتقال ہو گیا۔ قاتل اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ رہا تھا کہ گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔

(زمیندار)

راجہ کوریا نے چیتا مارا

اندور ۱۵ نومبر۔ بگھل ریاست کوریا کے حکمران راجہ نے ایک دودھ کی طرح سفید چیتا گولی سے شکار کیا ہے۔ اس چیتے کی لمبائی ۵ فٹ ۱۰ انچ ہے

تھیلی غائب

دہلی ۲ نومبر کو صبح ۸ بجے کے قریب شہر دھانند بازار میں بھولا رام کندن لال کی دکان پر خرید و فروخت ہو رہی تھی۔ ایک بیوپاری باہر گیا آیا تو ان کی دکان پر نہیں ٹھہرا تھا۔ وہ بیوپاری تھوڑی دیر بعد شور مچانے لگا کہ میں لُٹ گیا میری تھیلی غائب ہو گئی۔ بعدہ تھیلی کی بہت تلاش بھی ہوئیگی لیکن کوئی پتہ نہیں چلا کہ تھیلی کس

طرح اور کب غائب ہوئی (ریاست)

حال میں بمقام دہلی فری ہیچ کا افتتاح ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ گرجا کسی خاص جماعت و فرقہ کے لئے نہیں بنایا گیا ہے بلکہ ہر شخص اس میں داخل ہو سکتا ہے (زمیندار)

ضرورت

کوہاٹ کے زنانہ ہسپتال کے لئے ایک زنانہ سند یافتہ کمپونڈر یا تجربہ کار بیوہ کی ضرورت ہے جسکو کمپونڈر کے کام کا کافی تجربہ ہو۔

تنخواہ پچاس روپیہ ماہوار اور رہائش کے لئے مکان مفت۔ درخواستیں مع نقول اسناد و نام

لکے۔ ڈیوس، لیڈی ڈاکٹر زنانہ ہسپتال کوہاٹ آنی چاہئیں۔

سیالکوٹ ۱۰ نومبر۔ جب سے حیثیت ٹیکس کو عدالت نے ناجائز قرار دیا ہے ٹیکس کی واپسی کے لئے عدالت دیوانی میں متعدد مقدمات دائر کئے گئے (ریاست)

ضرورت

مجھے ایک دوست کے لئے ایک تعلیم یافتہ عورت کی ضرورت ہے جو گھر کے بچوں کی نگرانی کر سکے اور انٹرنس کے درجہ تک تعلیم دے سکے تنخواہ ۲۰ علاوہ خوراک و رہائش۔

میاں فضل کریم ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول ہوشیارپور

ضرورت

جالندھر ہوم مشن کے لئے ایک تجربہ کار معمار کی ضرورت ہے مشاہرہ پینشن ۳۵ روپیہ ہوگا۔ درخواستیں مع نقول اسناد ۱۵ دسمبر ۱۹۲۷ء سے پیشتر بنام پادری جی۔ ایس جیکب سپرنٹنڈنٹ جالندھر ہوم مشن جالندھر شہر آنی چاہئیں۔

شہر قصور میں بشارتی مہم

ذیل کا مضمون اخبار نوید سے ہیر الڈ ٹیر خیں کرتا ہے کہ قارئین کرام مضمون ہذا سے اس نتیجہ پر کہ کیا ملا ہوں کر پا ئینگا۔ اس طریق جدید سے اپنی کلیسیا کی تعریف اور دوسری کلیسیاؤں کی تحقیر کرتا ہے یا کہ اسے سرٹیفکیٹ دیتا ہے۔ بہرحال ان دونوں میں سے ایک کو اختیار کرنا ہو بالکل نہیں۔ غلام تو خود اس کلیسیا کا ممبر بھی نہیں ہے۔ ہاں اتنا مقصد ضرور ہے کہ دیگر کلیسیائیں بھی اس سے مستفید ہوں اور اپنے اپنے شہروں میں خداوند مسیح کی گواہی دینا بھی فرض منصبی خیال کریں جس میں ہر کر دہ شامل ہو۔ اس طریق سے وہ احباب بھی شامل ہو سکینگے جو مختلف دفاتر میں نوکر اور عہدے دار ہیں۔ گو رخصت حاصل کرنا دشوار ہوگا مگر وہ اصحاب جو جا رہیجے کے بعد شامل ہونگے اور امید ہے کہ بڑی ترغیب سے وہ خوشی سے اپنا وقت اس کام تعلیم اور کار ثواب کے لئے دینگے۔ چاہئے کہ کل گنا کر شسید لال میں شامل ہونا ہی سمجھا جائے مگر قدر اس کی نظروں میں ان کا ایک گھنٹہ بھی ادا ہوتا ہوگا۔ کام پر مطلب قصور شہر کی کلیسیا کا تقریباً ہر ایک ممبر چندہ دیتا ہو حد درجہ ایسے اصحاب بھی ہیں جنکی تنخواہیں قلیل ہیں اور دیکھی دینے سے حیثیت قلیل ہیں مگر نصف سے زیادہ دہیکی نفس کشی کر کے دیسے ہی ڈالتے ہیں کیونکہ مسیح کی محبت انکو مجبور کرتی ہے۔ اس مندرجہ بالا وجہ سے ماہوار پس تقریباً نوے روپے ماہوار آمدنی ہو جاتی ہے۔ اس آمدنی کو دیکھکر کلیسیا نے ہوم مشن کی مانند بشارتی کام شروع کیا ہے۔ اس کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہے۔ تعداد ممبران کمیٹی دس اشخاص پر مشتمل ہے یہ ممبر ہر سال تبدیل ہوتے رہتے ہیں نیز کلیسیا کے لوگوں کے منتخب شدہ ہوتے ہیں۔ اس کمیٹی کی آجکل ترکیب نہایت قابل ہے کہ علاوہ دیگر جناب مولوی خیرت اللہ صاحب شہر کی خدمت کیلئے مقرر ہیں۔ آپ کا کام نامی اور اسم گرامی ہی قابلیت کی مجبر تصویر ہے۔ اس کمیٹی کا جلسہ ہر ماہ ہوتا رہتا ہے اور یہ کام نہایت ادا سے پریذیڈنٹ صاحب کمیٹی انجام پاتے ہیں جنکو کمیٹی خود انتخاب کرتی ہے۔ نیز ایک سکرٹری بھی مقرر کرتی ہے جو تمام کارروائی کو ضبط تحریر میں لاتا رہتا ہے۔

گزشتہ ۱۰ جولائی کے اجلاس میں کمیٹی نے یہ تجویز زبانی کی کہ ماہ نومبر کا پہلا ہفتہ بشارتی مہم کے لیے ہی صرف کیا جائے اور دوسرا ہفتہ خاص بشارتی خدمت کے لئے مقرر ہو نیز خاص قصور شہر میں ہی بشارتی خدمت کی جاوے۔ اس میں کیا دیسی اور کیا پردیسی کیا سرکاری اور کیا غیر سرکاری سب شامل ہوں گو دعا تو اس ہفتے کے لئے ۱۰ جولائی سے ہی شروع ہو گئی تھی مگر اس ماہ کے پہلے ہفتے میں خوب دعائیں کی گئیں اور کلام پڑھا گیا جس سے ہماری روحوں کو بڑا فائدہ ہوا۔ اس ہفتہ کے لئے ہر ایک نے خداوند کی شراکت میں تین تین گھنٹے دین کی دعوت دینا اور تیاری کے دنوں میں روحانی قوت سے ہماری پرورش کریں تاکہ دوسرے ہفتے میں خوب جوش و خروش کے ساتھ بازاروں میں علم مسیح لیکر نکلیں چنانچہ ہفتے کے پہلے چار دنوں میں پادری تقویٰ سن صاحب مقیم جالندھر چھاؤنی ممبر خداوند کی خدمت کے لئے تیار فرماتے رہے۔ آپکا کلام پر جوش اور موثر ثابت ہوا۔ آپ کے تشریف لے جانے کے بعد پادری پیٹرسن صاحب مقیم سیالکوٹ تشریف آور ہوئے اور خوب دو دن تک ہم کو خداوند کی شراکت میں رکھا اور اسکے بعد ہفتے کے شروع میں کمیٹی نے دعا کر کے اور سوچکر تمام شہر کو دس دس دو دو آدمیوں کی پارٹیوں میں تقسیم کر دیا۔ اسی طرح سکول کے طلبا بھی پارٹیوں کے لیڈروں کے ساتھ مقرر کر دیئے گئے طلبا نے گیت گائے اور اناجیل کے حصص فروخت کرنے میں خوب مدد دی۔ بعض تاثیل نے انجیل مقدس لوگوں کے سامنے حق اور سچ بات تشریح سے پیش کی۔

وہ لیکن کام تھا۔ اس ہفتہ میں یہ تھا کہ کام شروع کرنے سے پہلے ہر روز صبح نو بجے عبادتگاہ میں اکٹھے ہوتے تھے۔ اور بعد میں آدھ گھنٹے کی دعا اور تلاوت کلام کے ہم اپنی اپنی پارٹیوں کے ساتھ ہوا کر کے شہر میں داخل ہو جاتے تھے۔

ہماری منادی کا مضمون عام طور سے مسیح اور اسکی زندگی۔ کفارہ اور دوسری آمد پر مشتمل رہتے ہیں تمام شہر میں چرچا ہو گیا کہ آجکل عیسائیوں کو عجب ہی سودا ہو گیا ہے کہ جس طرف دیکھو مسیحی تبلیغ جہاں دیکھو مسیحی تبلیغ۔

گزشتہ وقتوں میں ہم جب منادی کرتے تھے تو مسلمان بھائی جہاں شنا پسند ذکر کرتے تھے شور مچاتے تھے اور دیگر مسلمانوں کو بھگا دیتے تھے کہ ہماری منادی نہ سنیں۔ مگر جہاں جہاں ایسا ہوا وہاں چند منٹوں کے بعد دستہ ہجوم ہوا کہ منڈل کے لیڈر نے خوب جوش کے ساتھ خداوند مسیح کا پیغام پہنچایا اور لوگوں نے شوق سے سنا جیسی کبھی ہوگی۔ دعوں نے اپنا کر دوسری بار خداوند مسیح کی شہ زوری اپنی نجات کا ذکر کیا ہم امید کرتے ہیں کہ خداوند اس کلام کے تخم کو فردوس کے پانی سے سیراب کریگا اور وہ دن ایک دن ہر ایک انسان اپنے نجی کی منادی کریگی کیونکہ یہ زندہ خداوند کا کلام ہے کسی بشر سے نہیں آیا نہیں۔

مسلمان بھائیوں میں سے بہت کم لوگوں نے خداوند کے بیٹا ہونے پر اعتراض کیا اور بعد سمجھانے بجھانے کے اُنھوں نے سر تسلیم خم کیا۔ خداوند کا شکر ہو۔ راقم آپکا

ہالا سنگھ چند

اسلامیہ کالج لاہور کا جدید پرنسپل

لاہور ۱۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے مسٹر عبداللہ یوسف علی سابق پرنسپل اسلامیہ کالج کی تجویز سے اتفاق نہیں کیا اور خان بہادر میاں احمد صاحب کی جگہ میجر انگیز نژاد ولسن ڈی۔ اے۔ سی سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ ہائیں ریکین آف آرز کو پرنسپل اسلامیہ کالج مقرر کیا ہے۔ (ریاست)

تو جانتا تھا

اور

تو جانتا ہے

اُس نے کہا اُسے شریر نوکر! میں تجھ کو تیرے منہ سے ملزم ٹھہراتا ہوں تو مجھے جانتا تھا کہ سخت آدمی ہوں اور جو میں نے نہیں رکھا اُٹھا لیتا ہوں اور جو نہیں بویا اُسے کاٹتا ہوں پھر تو نے . . . . لوقا ۱۹: ۲۲-۲۳

اس بے نظیر تمثیل کے مطالعہ کے بعد ہمارے اوپر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور ہمیں اپنی بیکسی اور بے بسی صاف نظر آنے لگ جاتی ہے ہماری آنکھوں کے سامنے وہ سارا منظر آ جاتا ہے ہم آقا یا مالک کو حکومت کے تخت پر جلوہ گر دیکھتے ہیں اور اُس کے سامنے اس کے نوکر کھڑے ہیں اور آخر بیستر رسیدہ ملازم بھی آقا کے روبرو آتا ہے اور آقا اسے یہ کہتا ہوا ملامت کرتا ہے کہ تو مجھے جانتا تھا۔ با الفاظ دیگر مالک نوکر کو اس کے الفاظ سے ملزم قرار دیتا ہے اور کوئی مضائقہ نہیں کہ نوکر کے منہ سے بے ساختہ یہ نکل گیا کہ ع۔

اسے باد صبا ایں ہمہ آوردہ تست

اب اس سین پر پردہ گراکر اپنے سامنے اس عدالت کا نقشہ لاؤ جس کے لئے ہر مسیحی کی نگاہ بے قرار ہو رہی ہے۔ خیال کیجئے کہ وہ سلاطین سلطان وہ اعلےٰ حاکموں کا اعلےٰ حاکم۔ وہ جو ابدا اور ابدالآباد تخت پر جلوہ افروز ہے اُس کے چاروں طرف کروبیم اور سرافیم کھڑے ہیں۔ سامنے بچے مسیحیوں کی جماعت سفید لباس میں ملبوس کھڑی ہے اور ایک ملزم اس گنہگار تخت کے سامنے کشاں کشاں آیا ہے۔ عدالت کی کتابیں کھل گئی ہیں۔ وہ ملزم حیران و سراسیمہ اپنے چاروں طرف نگاہ دوڑاتا ہے کہ شاید کوئی ساتھی مل جائے۔ وہ دیکھتا ہے کہ

لوگ صف درصف کھڑے ہیں۔ اُن کا لباس برف کی مانند سفید ہے اور اُسے یکلخت خیال گزرتا ہے کہ یہی وہ نظارہ ہے جس کا ذکر کئی بار سنا تھا جس کے متعلق اُس نے خود کئی دفعہ پڑھا تھا لیکن بدی سے توبہ نہ کی تھی اور اب ایسی دردناک اور مصیبت زدہ حالت میں اس کے کانوں میں یہ صدا گونجنے لگی ہے کہ

تو جانتا تھا

وہ میں اپنے مقابل اپنی ماں کو دیکھتا۔ وہی ضعیف العمر والدہ۔ وہی ماں جس نے اُسے عہد طفولیت میں خدا کی حضوری کی بابت بتایا تھا جبکہ سن اس طرف متوجہ تھی کہ اپنے بچے کو راہ حق اور زندگی بتائے کہ کون ہے؟ ہاں وہی جس نے بار بار اپنی بائبل کھول کر اس کے سامنے پیش اُس نے اس عدالت کا بار بار ذکر کیا اب ان کی آن میں تمام باتیں یاد آگئیں۔ اُسے یاد آیا کہ اسکی ماں اسی عدالت کا ذکر کرتی تھی۔ اب وہی ماں نظر ترحم بار سے اُسکی طرف دیکھکر بول

تو جانتا تھا

اُس نے اس حالت زار میں اپنی ماں سے منہ موڑ لیا اور دوسری طرف نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہے کہ اُس کا پرانا سفید ریش پادری سفید لباس میں کھڑا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں بائبل ہے۔ اُسے یاد آیا کہ کس طرح اس مرد خدا نے منبر پر اُس کو گرجا کے پیچھے پکڑا ہو کر اس منظر کا نقشہ کھینچا اور حاضرین پر واضح کیا کہ وہ دن آنے والا ہے جب سب کی عدالت ہوگی لیکن اُس نے اُسے واہیات اور فضول خیال کیا تھا۔ اب اُسے پشیمانی ہو رہی ہے لیکن بے سود اور اب وہ زمانہ کئی صدیوں کا زمانہ معلوم ہوتا ہو اور اسوقت اس کے کان میں چاروں طرف سے یہ صدا آ رہی ہے

تو جانتا تھا

اب تو اسے اور بھی پشیمانی ہوئی اور حالت اضطراب میں ادھر اُدھر دیکھنے لگا کیا دیکھتا ہے کہ اُس کے پیچھے اُس کے عہد طفولیت کی دوست حاضر ہے۔ جو عین عالم شباب میں اپنے خویش و اقارب کو داغ مفارقت دے گئی تھی۔ وہ اس کا نورانی چہرہ دیکھکر سراسیمہ ہوئے۔ وہ اس کے دیدار کی تاب نہ لا سکا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا لیکن اُس لڑکی نے آہستہ سے نرم آواز میں کہا

تو جانتا تھا

جب اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو دور اور اپنے ایک پرانے رفیق کو دیکھا۔ وہ بھی سفید لباس میں ملبوس تھا اور اُس کا چہرہ نورانی تھا۔ ہاں یہ وہی دوست تھا جو کہ ناگہانی موت سے اُس سے جدا ہو گیا تھا جس کے ساتھ اُس نے کئی بار اپنی چند روزہ زندگی اور آیندہ کے بارے بحث کی تھی۔ ہاں وہی دوست جس نے اُسے کئی مرتبہ بتایا تھا کہ اس زندگی کے بعد اور زندگی ہے جو ابدی تسلی کہلاتی ہے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ہم موت پر فتح پائینگے اور کہینگے اے موت تیرا ڈنک کہاں گیا۔ تب اُسے یاد آیا کہ یہ اس اعمال حسنہ اور ایمان کامل کی آواز ہے جو اُسے کہہ رہی ہے کہ

تو جانتا تھا

وہ بچہ، وہ حاکم، وہ سلطان وہ یسوع مسیح خود اُسے ملزم قرار دے رہا ہے۔ اس حاکم۔ ہاں یسوع مسیح۔ خدا کے [illegible] نام اُس نے کئی بار سنا تھا لیکن اس پر غور نہ کیا تھا آج وہ یسوع کہ جو بیت لحم کی چرنی میں ایک غریب۔ مفلس اور غریب الوطن بچہ کی صورت میں پیدا ہوا تھا اپنے تمام جاہ و جلال کے ساتھ دیکھ رہا ہے تمام کروبیم اور سرافیم اُس کے گرد کھڑے ہیں۔ تمام نیک سیرت اور راستباز مسیحی ذراہم ہیں۔ وہ شاگرد۔ وہ یسوع کے سچے پیرو اُس کے ساتھ تخت نشین ہیں وہ یہ نظارہ نہ دیکھ سکا اُسکی آنکھیں چندھیا گئیں وہ اُوندھے منہ گر پڑا اور یسوع نے اُس سے کہا

تو جانتا تھا

وہ مسیح ہیں بلا مُقدس پر جرم نہیں لگا دیتا مگر وہ میں موجود ہیں۔ جب وہ پریشان ہو کر زمین پر گر رہا تو روح القدس گرا ہوا دینے کے لئے آئی تاکہ اس پر اس بات کا انکشاف ہو کہ وہ اپنی زندگی کس بطالت اور بیہودہ گوئی میں صرف کر رہا ہے۔ روح القدس نے اُسے بار بار یاد دلایا تھا کہ جو راستہ وہ چل رہا تھا موجب ہلاکت ہے۔ بار بار اُس نے اُسے تقویت دینے کے لئے پیش قدمی کی لیکن اس نے ایک نہ سنی۔ روح القدس نے اُسے حقیقت سے آگاہ کر دیا۔ طاقت عطا کی لیکن وہ پیچ گوش تھا اُس نے سب فضول خیال کیا۔ اب وہ پشیمان ہو رہا ہے۔ وہ دن یاد آتے ہیں۔ اب وہ جانتا ہے کہ اُس کا حشر کیا ہوگا لیکن اس وقت اس نے ان باتوں کو طاق نسیاں کے حوالے کر دیا تھا۔ اب روح القدس اُس کے کانوں میں کہہ رہا ہے کہ

تو جانتا تھا

وہ حاکم کس قدر شریف ہے۔ اُس نے کس قدر موقع دیا کہ اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرے کوئی گواہ پیش کرے لیکن وہ عالم سکوت میں کھڑا رہا۔ وہ بے حس و حرکت وہاں کھڑا رہا۔ حاکم نے بار بار اس سے جواب طلب کیا لیکن خاموش رہا۔ اگرچہ اس وقت چاروں طرف خاموشی تھی۔ کوئی کچھ نہ بولتا تھا۔ ان سب پر عالم سکوت طاری تھی لیکن اسکو اس طرح معلوم ہو رہا تھا کہ بے شمار زبانیں ان دو باتیں جو کبھی خاموش نہ ہونگی کہہ رہی ہیں۔

تو جانتا تھا

وہ بالکل خاموش ہے گویا اپنے جرم کا اقبال کرتا ہے سزا کے لئے تیار ہوتا ہے۔ یکدم وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ اس نے چاہا کہ حاکم کو دیکھے لیکن وہ یسوع کو دیکھ نہ سکا۔ وہ اُس کا فرزند نہیں تھا۔ وہ یکدم وہاں سے بھاگنے کی سوچنے لگا۔ وہ چند لمحہ کے بعد ایسے اندھیرے میں چلا گیا جہاں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ وہ جہاں سوائے رونے اور دانتوں کے پیسنے کے اور کچھ نہیں تھا۔ جہاں کا دوام یہی حالت رہتی ہے اور جاتے وقت یہ کہتا گیا کہ اے خداوند تیری عدالت سچی ہے۔

لیکن ہمیں یہ ضرور معلوم کرنا چاہئے کہ ہم کیا جانتے ہیں جسکی بابت ہم ملزم ٹھہرائے جائینگے۔

۱۔ **تو جانتا ہے** کہ یہی دل جو آج تجھے گناہ کی ترغیب دیتا ایک دن تجھ پر لعن و طعن کی بوچھاڑ کریگا۔ غور کر اور دیکھ کہ یہ دل تجھے کس طرح خطرہ میں ڈال رہا ہے یا صراط مستقیم کا راستہ بتا رہا ہے۔ کیا یہ دل دنیا کی دلفریبیوں اور دلچسپیوں میں مستغرق ہے یا خداوند یسوع مسیح کی جستجو میں محو ہے۔ اپنے عہد طفولیت۔ نوجوانی اور جوانی کے گناہوں پر غور کر اور معلوم کر کہ تو خداوند سے کس قدر دور ہے؟ آج تیرے سب گناہ تیرے سامنے آجائینگے اور تیرے دل سے بے ساختہ نکل جائیگا کہ تو نے گناہ کیا اور تو گنہگار ہے جب تو جانتا ہے کہ راہ حق اور زندگی یسوع مسیح ہے تو کیوں اس کے پاس نہیں جاتا جب تو جانتا ہے کہ خدا کا برہ جو جہان کے گناہ اٹھا لے گیا یسوع ہے تو کیوں اس کے پاس نہیں جاتا۔ عدالت کے دن تو کیا جواب دیگا۔

۲۔ **تو جانتا ہے** کہ دنیا میں ایک شخص آیا۔ جسے یسوع کہتے ہیں اور اب وہ آسمان میں موجود ہے۔ اس پر ایمان لانا ابدی زندگی ہے۔ وہ دنیا میں اس لئے آیا کہ اس پر جو کوئی ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے اور یہ وہی ہے جس میں کل حکمت و معرفت کے خزانے چھپے ہیں۔ تو جانتا ہے کہ وہ ہماری نجات کی خاطر اس دنیا میں انسانی لباس میں نمودار ہوا۔ اور ہماری نجات کی خاطر مصلوب ہوا پھر تو اس تک آنے میں کیوں تاخیر کر رہا ہے۔ اگر تو مسیحی ہوتا ہوا یہ کوتاہی کرتا ہے تو تو مسیح کو اپنی طرف سے دوبارہ صلیب دے کر علانیہ ذلیل کرتا ہے۔ تو یہ زندگی کیوں مسیح کے سپرد نہیں کرتا؟ کیونکہ ہم میں سے نہ کوئی اپنے واسطے جیتا ہے نہ کوئی اپنے واسطے مرتا ہے۔ اگر ہم جیتے ہیں تو خداوند کے واسطے۔ اگر مرتے ہیں تو خداوند کے واسطے مرتے ہیں۔ پس ہم جئیں یا مریں خداوند ہی کے ہیں۔ تو یہ بھی جانتا ہے کہ اس پر ایمان لانا ہمیشہ کی زندگی ہے کیونکہ وہی ایک دروازہ ہے جہاں سے باپ تک پہنچ سکتے ہو سب کچھ تو جانتا ہے پھر مسیح سے نہیں ملتا تو پھر قصور کس کا ہے۔ ہاں تو جانتا ہے۔

۳۔ **تو جانتا ہے** کہ ایک دن سب لوگوں سے ان کی زندگیوں کے کارناموں کی باز پرس ہوگی۔ وہاں کوئی مرو رعایت نہ ہوگی۔ وہاں ایمان اور اعمال کی بنا پر عدالت ہوگی لیکن پھر بھی تو پروا نہیں کرتا۔ تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تو نے مرنا ضرور ہے کیونکہ کوئی شخص اس دنیا میں تا ابد زندہ نہیں رہ سکتا۔ پھر تیری موت کے بعد تجھ سے باز پرس ہوگی۔ پھر کیوں تو بیجا وقت بطالت میں صرف کر رہا ہے۔ یہ کسی کو پتہ نہیں کہ یہ گھڑی کب آئے۔ شاید آج رات ہی کو آجائے۔ شاید کل لیکن یہ ہونا ضرور ہے۔ اگر تو خدا کا فرزند یا مسیح کا برگزیدہ ہے تو ہمیشہ کی زندگی تیری ہے۔ ورنہ تو ہمیشہ تک ایک ہولناک اندھیرے میں گرا رہیگا۔

جب تو یہ سب کچھ جانتا ہے تو اُٹھ اور مسیح کو دل اور اپنی زندگی اس کے ہاتھ میں سونپ دے وہ تیرا بوجھ ہلکا کریگا۔ تو جانتا ہے۔ اس لئے بغیر توقف کے مسیح کے پاس جا اور دعا کر ... اس سے شفاعت مانگ۔ وہی تجھے نجات دیگا وہی تیری کل جان کو نجات دیگا لیکن افسوس ان پر جو اب بھی اس پر ایمان نہیں لاتے اور عدالت کے دن ان پر حاکم کا قہر نازل ہوگا۔ تب حاکم کہیگا ....

تو جانتا تھا اور **تو جانتا ہے**

ایل۔ ایم۔ جسونت

امریکہ میں ایک کروڑ ۰۰ لاکھ ٹیلیفون ہیں اور ہر سال دس لاکھ کے حساب سے بڑھتے ہیں انگلستان میں صرف تیرہ لاکھ ۵۰ ہزار پانچ سو ٹیلیفون ہیں۔



میرے والد اور ڈاکٹر وریری

بیاد نقش ملاقات شہر یاراں بین
کرین سپہر جفا پیشہ چون رہ است زنگ

فطرت کے خاص جذبات و خیال سارے لوگوں میں یکساں ہیں لیکن یہ خاص اوقات میں مختلف انسانوں میں گوناگوں شکلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک پھول کو دیکھ کر ایک شاعر کو دنیا کی بے ثباتی نظر آتی ہے تو اُس پھول کو دیکھکر ایک خونریز عاشق کو معشوق کے رخسار کا رنگ نظر آتا ہے۔ اس کے بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک انسان کا نکتہ نظر اُس کے اندرونی خیالوں پر مبنی ہوتا ہے۔ اسی طرح سے جب آج پہلے اپنے بزرگ ڈاکٹر وریری کے سرپا کی خبر سُنی تو ہم پر اعمال نفس کے اعتبار سے رنج و غم طاری ہوا کیونکہ ایک اور پیارا ہم سے جسمانی طور سے جدا ہو گیا اور چونکہ اکثر اوقات ہماری زندگی مادی اشیا میں محدود رہتی ہے اور انہیں کو ہم اپنا ملجا و ماویٰ تصور کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس خبر نے ہم پر اور بھی زیادہ رقت طاری کی۔ مرحوم ڈاکٹر کے تعلقات مختلف کیفیات و جذبات کی گندھی ہوئی تصویریں ہمارے سامنے کھینچنے لگے۔ مگر چونکہ ان کی زندگی کا زیادہ رجحان حیات روحانی کی طرف تھا۔ اس لئے ہمارے معتقدات و تصورات کی رنگین سی حالت جلد ہی وجد اور روحانی ذہنیات کی فضا کی طرف پرواز کرنے لگی۔ دل میں ایک مسرت آمیز احساس پیدا ہونے لگا۔ ہمیں یہ معلوم ہوا کہ وہی پیارے دوست جو کچھ عرصہ سے جُدا تھے آج پھر مل گئے۔ چار سال پہلے کا وہ نظارہ جبکہ ڈاکٹر صاحب امریکہ جانے سے پہلے جگراؤں میں ہمارے والد صاحب سے ملاقات کو آئے تھے۔ ہمیں یاد آیا اس وقت یہ دونوں صحرای فنا کی آتشی سے تقریباً زیادہ منزلیں طے کر چکے تھے اور روح کا مسافر بدن کا بار گراں پھینکنا چاہتا تھا سو دونوں کے چہروں سے عکس اور دنیا کے بہترین آثار نمایاں تھے۔ جہاں خدا رضا ہے خادم اور یہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ اب کبھی جب یہ دو دوست بیٹھینگے تو جدا ہونے کے لئے نہیں بیٹھینگے۔ گو ہمیشہ ساتھ رہنے کے لئے ڈاکٹر صاحب کو دیکھ کر ہمارے والد کے چہرے سے عجب مسرت و بشاشت کے آثار نمودار ہوئے۔ مگر اُن کی آنکھوں میں اپنی اوائل عمر دس بلوغ کے واقعات و ندر جنہ ہی لمحوں میں ظاہر ہوئے اور پھر غائب ہو گئے۔ انہوں نے ڈاکٹر صاحب کے مطمئن چہرے میں اپنی عمر کی تعبیر پڑھی۔ گفتگو کے شروع سے پیشتر ہی سمجھ گئے کہ ان کے دیرینہ دوست کی نفس مطمئنہ کی روح عالم وجود میں آخری الوداع کہنے آئی ہے۔ ہمارے لئے عجب حیرت کا سماں تھا۔ حواس حرکات میں سکوت و تعطل طاری ہو گئے۔ عدم کی معدوم حالت ہمارے سامنے بقا کی صورت میں آ کھڑی ہوئی اور ہم نے اُس گھڑی مسیح موعود کی اُس پیچیدہ بات کو سمجھا جو اُس نے غمگین و نا امید ارتھا سے کہی تھی کہ میں ہی قیامت اور زندگی ہوں اور وہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے اگر مر بھی جائے تو زندہ رہیگا۔ غرض والد صاحب نے جوش اشتیاق میں اُٹھنا چاہا۔ عمر کے تقاضے کی وجہ سے خود نہیں اُٹھ سکتے تھے۔ اس لئے ہاتھ بڑھایا میں پاس ہی موجود تھا۔ جھٹ اُن کو اٹھایا۔ بڑے جوش سے آگے بڑھے اور اپنے بھائی سے بغلگیر ہوئے۔ تشکر اور چند لمحہ چپ رہے اور پھر دونوں دوست ایک ہی کاؤچ پر بیٹھ گئے اور مدت تک باتیں کیں۔

غرض ڈاکٹر مغفور امریکہ چلے گئے۔ ہمارے والد نے آخر پچھلے سال ہم کو کچھ عرصہ کے لئے الوداع کہا اور نومبر کو ابدی آرام میں داخل ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی دوست کی فرقت میں نہ رہنا چاہا اور ۱۵ ماہ اور چند روز بعد ہی اُن سے جا ملے۔ آج پسماندگان ہر دو عزیزان کو کامل یقین ہے کہ یہ بزرگ جنت الماویٰ میں ہمارے لئے سربسجود ہیں اور خداوند تعالے کے حضور ہماری جسمانی دوڑ و حضور میں آگے سے زیادہ حصہ لے رہے ہیں اور ہم یہ جانتے ہی نہیں بلکہ جانتے ہیں کہ اختتام زندگی پر ہم بھی یہ خوشی وراثت میں پائینگے جو اپنے بندوں کے لئے بنائی عالم سے پہلے تیار کر رکھی ہے۔ میں نے سطور بالا میں استقبالی واقعات میں سے صرف اختصاراً سے کام لیا ہے۔ چونکہ والد ماجد اور ڈاکٹر ممدوح کی زندگی کے حالات میں سے میں آج اُن کی پہلی ملاقات کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔

سنہ [illegible] یا [illegible] کا ذکر ہے کہ ہمارے والد صاحب کابل کی دوسری لڑائی میں سے پٹھان فوج زیر اہتمام جنرل ڈنڈاس جس کے بعد جونیر رسالداری رہ کر واپس پنجاب آئے تو انہوں نے تلوار ہاتھ سے چھوڑ دی۔ کیونکہ اپنے اصل مقاصد کی وجہ سے دین و ملک کو چھوڑ اور سپاہگری کی چند روزہ دنیاوی عزت و دولت سے بیزار تھا۔ اس وقت ان کا گزر ملتان میں ہوا۔ خوش قسمتی سے جنرل ڈنڈاس جس کی بدولت یہ مسیحی بھی ہوئے تھے رخصت پر ولایت چلا گیا تھا کیونکہ مذکورہ بالا لڑائی میں وہ زخمی ہو گیا تھا اور ہند کی آب و ہوا اُس کے لئے مضر ثابت ہوئی تھی۔ پس والد صاحب ملتان کو الوداع کہکر لدھیانہ آئے۔ اُس وقت صاحب مغفور ڈاکٹر وریری لدھیانہ میں چھاؤنی سے تبدیل ہو کر آئے ہی تھے۔ والد صاحب بوجہ تبدیل مذہب اپنے کشمیری و سید بھائیوں میں بدنام تو ہو ہی چکے تھے۔ مگر جب لدھیانہ آئے تو شاہزادہ احمد شاہ نے جو کہ کشمیری اور مسلمانوں کا ناصح شفیق تھا اس خیال سے کہ شاید یہ جنرل ڈنڈاس اور اُس کے مذہب سے بیزار ہو کر توبہ کرنے آیا۔ انہیں اُن کو اپنے ہاں مدعو کیا۔ والد صاحب نے بلا تامل اُن کے ہاں جانا منظور کیا۔ گو یہ خطرہ سے خالی نہ تھا مگر اگلے ہی دن آپ وریری صاحب کے مکان پر پہنچے اور صاحب کو خوش دلی کرنا چاہتے تھے۔ صاحب بہادر باہر آئے اور اُن کے آنے کا مقصد پوچھا۔ والد صاحب نے اظہار کیا کہ وہ ایک مسیحی ہیں اور خدا کی خدمت میں

سن چاہتے ہیں۔ نا معلوم ڈاکٹر صاحب نے کچھ سوچا یا نہ سوچا جھٹ سے کہنے لگے "تم روٹی کے لئے عیسائی ہوا ہے"۔ جوانی کا عالم۔ نوجوانی کا جوش۔ ابھی سر نو خیز تھا۔ والد صاحب کے لئے ان چند الفاظ نے تلوار سے زیادہ کاٹ کی۔ فرمایا۔ روٹی کے لئے ہم نہیں آیا۔ روٹی کے واسطے تم ہمارا ملک میں آکر عیسائی ہوا ہے۔ چونکہ والد صاحب کو کشمیر سے آئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ اس لئے اُردو میں کافی مہارت نہ تھی۔ (ولائتیوں کی طرح بولتے تھے) یہ کہکر والد صاحب نے پیٹھ موڑی اور چلدیئے۔ ڈاکٹر ویری بڑے دیندار اور درد مند شخص تھے۔ والد صاحب میں انہوں نے مرد کو پہچانا اپنی بات سے اُسی دم پشیمان ہوئے۔ والد صاحب کے پیچھے بھاگے اور کمال متانت سے معافی مانگی اور واپس اپنے ساتھ بنگلے میں لائے سب کیفیت سنی اور نہایت محبت سے ہاتھ ملایا اور یہ دونوں ہاتھ ایسے ملے کہ مرتے دم تک نہ چھوٹے۔

اس کے بعد آپ نے والد صاحب کو مشن کمپونڈ میں جگہ دی اور اپنے ساتھ اس نورافشاں اخبار کی مدد کے لئے کچھ دنوں رکھا۔ شام کو ہر روز لدھیانہ [illegible] میں منادی کرتے تھے۔ مگر تھوڑے عرصہ میں والد صاحب سیمنری و طب کی تعلیم کے لئے الٰہ آباد چلے گئے۔

اس بیان سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ یہ دوست جنکی دوستی بھائی کے رشتہ سے بھی گہری تھی آج ہمارے درمیان نہیں ہیں مگر اُن کے کام اور نام ایسے ہیں جو ابتک قائم رہینگے اور ستاروں کی طرح چمکینگے۔ کاش خدا ہم کو یہ فضل عنایت کرے کہ ہم اُن کے نقش قدم پر چلکر اپنے آپ کو مسیح کے قد تک پورا دکھیں۔ آمین۔

راقم۔ ایس احمد شاہ گیلانی

جے پور۔ ایک گھر میں ایک ایسی بکری ہے جو ہر وقت دودھ دیتی رہتی ہے۔

ایک سے دو

یہ خبر مسرت اثر خوشی سے پڑھی اور سنی جائیگی کہ ہمارے سکول کے اوورسیئر جناب مسٹر جیون لعل صاحب کی شادی خانہ آبادی کی تقریب ۱۰ نومبر بوقت چار بجے تمام عبادت گاہ میں منائی گئی۔ حاضرین سے عبادت گاہ بھری ہوئی تھی اور در و دیوار کو لڑکیوں اور اُستانیوں نے پھول پتی سے خوب سجا کر رشک ارم بنا رکھا تھا گویا یہ زیبائش بھی خاص مسٹر جیون لعل کی شادی کے لئے ہی قدرت نے پیدا کی تھیں۔

رسم ادا ہو جانے کے بعد تمام حاضرین نے دلہا دلہن کو مبارکباد دی اور عبادت گاہ سے باہر ہوئے۔ چونکہ گرجہ کے پاس ہی مس ایم میوز صاحبہ اور مس شلیڈ صاحبہ کی کوٹھی ہے اور وہاں پر مہمانوں کے لئے چاء کیک اور مٹھائی کا انتظام کر رہے تھے مہمانوں نے بہتر جانا کہ ان سے بھی چلتے چلتے ملاقات کرتے جائیں پھر کیا تھا کرسیوں پر جا ڈٹے چند منٹ کے بعد دلہا اور دلہن بھی تشریف لے آئے اور چاء اور مٹھائی وغیرہ تقسیم ہونی شروع ہوئی۔ اس کے بعد ویڈنگ کیک ذبح فرمایا گیا۔ حاضرین نے کمال عزت اور شوق سے تناول فرمایا۔ کیک نہایت ہی مزیدار تھا کیوں نہ ہو مس ایم میوز صاحبہ کا بند و بست تھا۔

اس کے بعد جب لوگ چاء پانی سے خوب سیر ہو گئے تو لڑکیوں نے ایک گیت در بارہ شادی خانہ آبادی گایا۔ اس کے بعد چچا نے پالی بیٹھے کے سی بی سکول کے طلبا اُٹھے۔ انہوں نے ایک غزل نہایت ہی سریلے سُر سے گائی اور سماں باندھ دیا اور سامعین لوٹ پوٹ ہو گئے۔ اور داد خوب حاصل کی۔

ازاں بعد دوستوں نے دلہا اور دلہن کو انعامات پیش کئے اور ماسٹر صاحب کو اس طرح سے بہت کچھ ملا۔ اس کے بعد دلہا صاحب نے شکریہ ادا کرنا چاہا مگر کچھ گھبرا سے گئے بغیر کچھ کہا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ آپ کے کندھوں پر کچھ بوجھ آ پڑا۔ سامعین نے شکریہ سننے میں خوب آنکھ اور کان سے کام لیا اور وہ بے چارے خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد پادری پی۔ ڈی۔ پول صاحب نے ایک چھوٹی سی کہانی سنائی جس کے سننے سے پیٹ میں بل پڑ پڑ گئے۔ آخر میں خاکسار نے بھی ایک گیت سنایا۔ اس کے بعد پادری پول صاحب کی دعا اور برکت سے جماعت رخصت ہوئی اور دلہا دلہن اپنے نئے گھر میں تشریف لے آئے۔

اب ہماری دعا درگاہ ایزدی میں یہ ہے کہ وہ اس جوڑے کو عمر کی درازی اور اپنے جلال میں سرفرازی بخشے آمین۔

بالا سنگھ چند۔

تیسرے درجہ کے کرایہ میں رعایت

بڑے دنوں کی تعطیلات میں نارتھ ویسٹرن ریلوے نے کرایہ میں جو رعایات منظور کی ہیں ان میں ایک یہ نئی بات ہے کہ اس دفعہ تیسرے درجہ کے کرایہ میں بھی رعایت کی گئی ہے تاکہ کم آمدنی رکھنے والے لوگ بھی تعطیلات میں سفر کرنے کا فائدہ اٹھا سکیں۔ ہم اس کے لئے جناب حکام ریلوے خاصکر مسٹر جے یاپچ چیمبرز صاحب بہادر چیف کمرشل منیجر کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ وہاں پبلک کو مطلع کرتے ہیں کہ وہ اس رعایت سے فائدہ اُٹھائے۔ جو تیسرے درجہ میں یہ رعایت کی گئی ہے کہ ایک طرف کا پورا کرایہ اور دوسری طرف کا نصف کرایہ لیا جائیگا۔ جس سے سفر کرنے والوں کو بڑی آسانی ہوگی۔

(پارس)

غزل

جناب پادری اے۔ آر بیلی صاحب تشفا

میں کہوں کیسے مسیحا کے طلبگاروں میں ہوں
جب سے صدقے ہوگیا ہوں چشم شاہ پاک پر
جلوۂ روئے مقدس کو دکھا دے اے مسیح
تیرے در کو چھوڑ کر جاؤں کہاں ابن خدا
پا ؤنگا خلد بریں اے شاہ والا حشر میں
میرا تیر مرتب اے حضرت دل ایک ہے
بول سنت جبکو عصیاں سے پشیماں دیکھکر
کیوں میں گھبراؤں مسیحا فکر روز حشر سے
مجکو بخشے یا نہ بخشے ہے تجھے سب اختیار
حشر میں لطف خدا کو عاصیوں پر دیکھکر

دو مراد آقا میں اُس کے کفش برداروں میں ہوں
اس گھڑی سے با وُو وحدت کے متوالوں میں ہوں
تو مرا مطلوب میں تیرے طلبگاروں میں ہوں
بادشاہ حسن تو میں کفش برداروں میں ہوں
آسرا تیرا ہے مجھکو گو گنہگاروں میں ہوں
جس پہ توکل اُسی کے میں طلبگاروں میں ہوں
کیوں تو گھبراتا ہے میں تیرے مددگاروں میں ہوں
مجکو تجھ پہ ہے بھروسا گو سیہ کاروں میں ہوں
اے خدا میں تیری رحمت کے طلبگاروں میں ہوں
کہہ اٹھیگا حشر میں بھی گنہگاروں میں ہوں

مجھ سے جب پوچھیگا خالق کس پہ مایل ہے تشفا
بے دھڑک کہہ دونگا عیسیٰ کے پرستاروں میں ہوں

بیرونی ممالک میں ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کے لئے وظائف

درخواست دینے کی تاریخ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

اس سے پیشتر وہ شرائط شائع کی جاچکی ہیں جن کے ماتحت گورنمنٹ پنجاب ایسے طلبا کو یا کاریگروں کو انگلستان یا کسی اور یورپین ملک میں صنعتی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے مالی امداد دیگی جن کی سفارش پنجاب کے کسی صنعتی کارخانہ کے مالک نے کی ہو۔ اب اطلاع عام کے لئے یہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ جملہ درخواستیں صاحب ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب کی خدمت میں یکم دسمبر ۱۹۲۲ء سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔ مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جو اصحاب صنعت و حرفت درخواستیں ارسال کریں انہیں لازم ہے کہ وہ اس صنعت و حرفت کا تخصیص کے ساتھ ذکر کردیں جسے طالبعلم یا کارخانہ یا لازم اختیار کریگا نیز اس امر کی بھی توضیح کریں کہ اس صنعت یا حرفت کی ترقی و فروغ کے لئے پنجاب میں کس حد تک گنجایش ہے۔ علاوہ ازیں انہیں چاہئے کہ تعلیم کے لئے جس صنعت کا انتخاب کریں اس کے متعلق طلبا یا ملازموں کی تعلیم قابلیت اہلیت ذاتی سابقہ تربیت اور عملی دلچسپی کا ذکر کردیں۔

ولیسٹران سپر ٹینڈنٹ کے ایک ڈول انجینیر نے ۳ پنس کے سامان سے بھاپ انجن کا ایک نمونہ تیار کیا ہے جسکی قیمت سو پونڈ ہے۔ (زمیندار)

ضروری اعلان

چونکہ پادری مولوی سلطان محمد خاں صاحب (اب تو مسٹر ایم سلطان صاحب) کی تمام تصانیف رسالہ "میں کیوں مسیحی ہوگیا" اردو ایڈیشن کے جملہ حقوق تصنیف مجھے حاصل ہیں لہذا بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ ان تصانیف کو بعینہٖ یا کسی تبدیلی یا کمی بیشی کے ساتھ یا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرکے چھاپنے اور شائع کرنیکا کوئی صاحب قصد نہ کریں۔

المعلن۔ ایم کے خان جہان محمد باغ لاہور

ہر ایک مسیحی کیلئے مفید اور کارآمد کتابیں

۱۔ ہماری بائبل اور اہل اسلم علماء ضخامت ۳۰۰ صفحہ کی قیمت بغیر محصولڈاک ایک روپیہ۔

۲۔ اثبات صلیب بجواب احمدیت کی کسر صلیب ضخامت ۲۰۰ صفحہ قیمت بغیر محصولڈاک ایک روپیہ آٹھ آنہ

۳۔ کوائف العرب ضخامت ۱۸۰ صفحہ کی ہے قیمت بغیر محصول ڈاک ۱۲

۴۔ تحقیق الاسلام زیر طبع ہے۔

یہ کتابیں مسیحی و مسلم اہل الرای کی نظر میں مقبولیت و پسندیدگی کا تمغہ حاصل کرچکی ہیں۔ اردو میں مسیحیت و اسلام پر مسیحی و مسلمین و مبشرین و معلمین کے کام کی کتابیں ہیں مسیحیوں کے ریڈنگ روم ان سے ہرگز خالی نہ رہنے چاہئے۔ چاروں کتابیں ایک ایڈریس پر خریدنے والے کو محصولڈاک معاف۔

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے طلب فرمائیں۔

المشتہر۔ پادری غلام مسیح

پلاسیر برل کا سب سے بیری کلیس اتھا میں ایک غریب آدمی تھا اور کھڑکیاں صاف کیا کرتا تھا۔

(زمیندار)

اشتہار کتب

سفر دکن۔ پادری جے۔ علی بخش صاحب کے ان مباحثوں اور پبلک لیکچروں کی کیفیت جو جنوبی ہند میں آپ نے دیئے صفحہ ۱۳۰ اصل ۸ر رعایتی ۴ر

حقیقی دوست۔ سب سے آسان، سب سے ارزاں اور مقابلتاً ضخیم کتاب جس میں مسیح کی زندگی کے حالات مندرج ہیں صفحہ ۹۰ قیمت صرف ۱ر

ستیارتھ پرکاش درپن۔ دیانند اپنی کتاب کے تیرھویں باب میں مسیحیوں کا الہامی مذہب اور ان کا صحائف مقدس اور بزرگوں کے حق میں جس قدر زبان درازی کی اس کا منہ توڑ جواب از پادری ٹھاکر داس صاحب قیمت آٹھ آنہ ۸ر

ہبوط نسل انسانی۔ احمدیوں کے دو سب سے بڑے عالموں سے بحث جس میں ثابت کیا ہے کہ آدم نے گناہ کیا اور تمام نسل انسانی اس کی سزا میں شامل ہے۔ مسلمان لاجواب ہیں۔ نیشنل کرسچن کونسل نے اسکی خاص سفارش کی ہے۔ صفحہ ۹۰ — ۳ر

مسیحیت و سائنس۔ مسیحی دین اور سائنس کا تاریخی تذکرہ اور اس کا ثبوت کہ دونوں میں کوئی اختلاف نہیں صفحہ ۴۲ — ۲ر

شکست میں فتح۔ پہلی تین صدیوں کے مسیحیوں کی ۳۰ حکایتیں جن میں دین و ایمان کی خاطر غیروں اور اس زمانہ کے دیگر بت پرست حاکموں کے ہاتھوں میں سخت ایذائیں پانے کی دردناک روئیداد درج ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بڑا اسکولوں نے اسکو بالخصوص پسند کیا ہے۔ صفحہ ۱۰۰ — ۴ر

اعمال کی تفسیر۔ پادری عماد الدین صاحب مرحوم کی صرف یہی ایک تفسیر باقی رہ گئی ہے۔ خواہشمند احباب جلد خرید لیں۔ دوبارہ چھپنے کی کوئی توقع نہیں۔ بڑا سائز ۲۲۰ صفحہ اور قیمت صرف ۸ر

سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

ینگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اسکی مددگار ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

فیس خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو کرسی [illegible] سے [illegible] تک اور کرسی کرنول [illegible] سے [illegible] تک مل سکتی ہے۔

مزید حالات پرنسپل صاحب و سپرنٹنڈنٹ صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

براہین نیرہ

یہ رسالہ اہل اسلام کے دعویٰ تحریف بائبل کا نہایت ہی عالمانہ و محققانہ جواب ہے جس میں تاریخی لحاظ [illegible] سے الزام تحریف بائبل کا کامل طور سے استیصال کیا گیا اور [illegible] کی تمام غلط فہمیوں اور ان کے عوام و علما [illegible] خود ساختہ کی قابل دید تردید کی گئی ہے۔ اگر آپ مسیحی مبشر [illegible] میں مسلمانوں سے عموماً مذہبی گفتگو کرنے کا موقع ملتا ہو تو نہ صرف خود اس بے نظیر رسالہ کا مطالعہ فرمائیں بلکہ اس کی متعدد جلدیں خرید کر اپنے تمام [illegible] میں مفت تقسیم [illegible] جو کہ آپ صاحبان کی [illegible] رسالہ [illegible] کتابت [illegible] دیدہ زیب کاغذ سفید چکنا قیمت [illegible] بہت جلدی کیجئے ورنہ ختم ہو جانے پر اسکی ایک جلد آپ کو کسی قیمت پر دستیاب نہ ہو سکیگی۔

مکافات عمل۔ شہنشاہ روم نیرو کے عہد سلطنت کی ہلا دینے والی داستان بطرز ناول۔ عبارت کی شستگی، محاورات کی رنگینی، مضمون کی دلچسپی، طرز ادا اور محاکات کی خوبی قابل دید ہے۔ ایک بار پڑھ لیجئے مگر آپ کی زبان چٹخارے سے نہ تھکے تو ہمارا ذمہ۔

قیمت فی جلد ۱۲ محصول ڈاک ۲ر

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر [illegible] ایچ۔ پی۔ ایل۔ ایل ایم۔ بی قصور۔ کوٹ پیرانوالہ ضلع لاہور

مجرب علاج

دمہ کا شرطیہ علاج

دمہ کتنا ہی پرانا ہو۔ نیا ہو یا پرانا شرطیہ دوا ہے دوسری خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت عہ

بخار کی حکمی دوا

اس کے استعمال سے روزانہ تپ، جو تیسرے بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ آنہ (۳)

تاپ تلی یا طحال کی لاثانی گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے چند ہی دنوں میں طحال اپنی اصل حالت پر آجاتی ہے۔ نہایت مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر اے۔ این۔ اویڈایا خورجہ ضلع بلند شہر

پادری ایچ۔ اے۔ والٹر صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایل۔ ایم منیجر نور افشاں ایمپریس روڈ، لاہور کے لئے پنجاب پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔